JIBAS (The International Journal of Islamic Business, Administration and Social Sciences) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu)
ISSN: APPLIED FOR (P) & (E)
Home Page: http://jibas.org
Approved by HEC in Y Category
Indexing: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, Euro pub.
PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL**, Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.
Website: www.habibia.edu.pk,
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

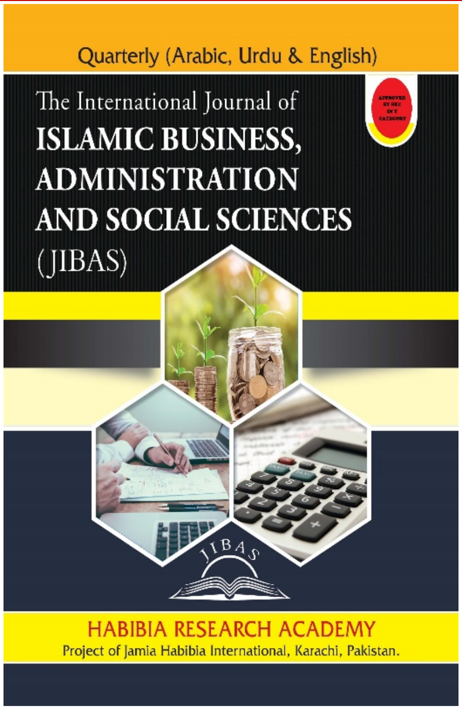

TOPIC:

THE ROLE OF MUSLIM COUNTRIES AND THE INTERNATIONAL COMMUNITY IN SOLVING THE PROBLEMS OF ROHINGYA MUSLIMS

روہنگیا مسلمانوں کے مسائل کے حل میں مسلم ممالک اور عالمی برادری کا کردار

AUTHORS:

1. *Abrarullah, PhD Scholar, Department of Islamic Studies, National University of Modern Languages, Islamabad, Email: abrarisb@gmail.com Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-3386-2139*
2. *Dr. Muhammad Shuaib Yousaf, PhD scholar (Arabic) University of Peshawar, Email: khanshuaib402@gmail.com Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-4259-7955*
3. *Dr. Sadaf Fatima, Asst. Prof. Dept. of Urdu, University of Karachi. Email: Dr.sadaffatima@hotmail.com Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-0557-2644*
4. *Dr. Fehmida BB Lecturer, Department of Islamic and Arabic Studies, University of Swabi, Swabi, Email: fahmeedaabrar3@gmail.com Orcid ID: https://orcid.org/my-orcid?orcid=0000-0001-9618-813X*

How to Cite: *Abrarullah, Abrarullah, Muhammad Shuaib Yousaf, Sadaf Fatima, and Fehmida BB. 2021. "URDU 3 THE ROLE OF MUSLIM COUNTRIES AND THE INTERNATIONAL COMMUNITY IN SOLVING THE PROBLEMS OF ROHINGYA MUSLIMS : روہنگیا مسلمانوں کے مسائل کے حل میں مسلم ممالک اور عالمی برادری کا کردار". International Journal of Islamic Business, Administration and Social Sciences (JIBAS) 1 (3):39-54.*
URL: https://jibas.org/index.php/jibas/article/view/28.
Vol. 1, No.3 || July –september2021 || P. 39-54
Published online: 2021-09-30

QR. Code

THE ROLE OF MUSLIM COUNTRIES AND THE INTERNATIONAL COMMUNITY IN SOLVING THE PROBLEMS OF ROHINGYA MUSLIMS

روہنگیا مسلمانوں کے مسائل کے حل میں مسلم ممالک اور عالمی برادری کا کردار

Abrarullah, Muhammad Shuaib Yousaf, Sadaf Fatima, Fehmida BB,

ABSTRACT

Mahatma Gandhi's followers, who preach love for humanity, have shamed humanity in Myanmar. International community, including Muslim states, is condoling the condition of Rohingya Muslims. Barbarity & cruelty on Rohingya muslims has touched/reached historic high. Since last few decades, thousands of muslims in Myanmar have been killed; their houses burnt; hundreds of muslim women have been violated and kids killed. Muslims have left their hearth and home to take refuge in Bangladesh. Their houses are under strict surveillance and preaching of Islam has been banned. Muslims charitable endowment places have been turned into grazing fields. Desecration of mosques continues unabaded; in fact, ban is implemented on construction of mosques & madressahs. Muslims have been denied admissions in government educational institutions and are declared ineligible for both government and private jobs merely because of their belief. To some extent, the conscience of international community has been awakened by whatever is happening with Ruhingya muslims in Arakan province of Myanmar. United Nations has termed situation of Arakan as very dangerous and pitiable/deplorable and called it Palestine of Asia. This is attestation to the fact that Burmese government and forces are involved in cruelty against Rohingya's muslims. In this regard, Muslim Ummah needs to wake up to the occasion. The sorry state of affairs of Burmese muslims is not only a moment of deep introspection for Muslim Ummah but also for the entire humanity. After every ten to fifteen years, these Rohingya muslims are under the continous harrow of genocide. In Rakhaien, such stories of cruelty & barbarism are being recorded as never set before by any pharaoh of any age.

In this paper, the character of muslim countries and international community has been dissected regarding their role in solution to the problems of Burmese muslims.

KEYWORDS: *Burma, Rohingya Muslims, problems, Muslims countries, International community*

میانمار ایک کثیر النسل اور کثیر مذہبی ملک ہے، اور میانمار میں برمی اس ملک کی کل آبادی کا تقریباً ۸۹ فیصد ہے۔ میانمار میں بہت سے نسلی گروہوں میں سے مسلمان روہنگیا بنیادی طور پر راکھائن ریاست میں موجود ہیں۔ اگرچہ ان لوگوں کی حیثیت کو ایک الگ نسلی گروہ کی حیثیت سے اُونو حکومت (۱۹۴۸-۱۹۶۲ء) نے تسلیم کیا تھا، لیکن ملک کی فوجی حکومت کے ذریعہ ۱۹۸۲ء میں شہریت ایکٹ متعارف کروانے سے، ان کو بے ریاست کر دیا گیا ہے۔ میانمار کے حکام کی جانب سے انسانی حقوق کی منظم پیمانے پر ہونے والی خلاف ورزیوں کے تحت اکثر روہنگیا بنگلہ دیش کے ساتھ ساتھ خطے اور اس سے باہر کے متعدد دیگر ممالک میں بھی پناہ گزین ہیں۔ بیشتر ریاستوں اور بین الاقوامی تنظیموں نے اس مسئلے پر پوری طرح سے رد عمل کا اظہار کیا ہے۔ جن میں خاص طور پر روہنگیا کے ساتھ ناروا سلوک کے لئے برمی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ تاہم اس مسئلے کا مستقل حل تلاش کرنے کے لئے ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ لہٰذا اس مقالے کا مقصد روہنگیا مسلمانوں پر انسانی حقوق کی پامالیوں اور میانمار سے ان لوگوں کے نتیجے میں ہونے والے انخلا کے معاملے پر مسلم ممالک اور عالمی برادری کے کچھ طبقات کے

کردار کا تجزیہ کرنا ہے۔اس مقالے میں مسلم ممالک میں ترکی، بنگلہ دیش، سعودی عرب، پاکستان، ملائشیا،اور عالمی برادری کے کردار کا جائزہ لیا جائے گا۔

مسلم ممالک: اسلامی دنیا میں ترکی، بنگلہ دیش، پاکستان اور سعودی عرب نے برمی مسلمانوں کے حق میں آواز بلند کی ہے۔ ترکی کا موقف ہے کہ برمی مسلمانوں کے مسائل کو بین الاقوامی اداروں میں اٹھایا جائے اور ان پر بحث کر کے برمی حکومت کو اصلاح کی طرف مائل کیا جائے۔ انسانی حقوق کی پامالی ایسا معاملہ ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ پاکستان کی قومی اسمبلی میں اس حوالے سے قرار دادِ مذمت بھی منظور کی جاچکی ہے۔ سعودی عرب نے برمی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مسلمانوں کا قتل عام روکا جائے اور اب تک کی صورت حال کے حوالے سے غیر جانبدار تفتیش کرائی جائے۔ روہنگیا مسلمانوں کے مسائل کے حل کے لیے مسلم ممالک اور عالمی برادری کے کردار کا جائزہ مندرجہ ذیل پیش کیا جاتا ہے۔

ترکی: ۱۹۹۰ء کی دہائی سے روہنگیا کے معاملات نمٹانے کے لئے ترکی بنگلہ دیش کا مرکزی شراکت دار ہے۔ بنگلہ دیش کے کاکس بازار میں روہنگیا مہاجرین کے لئے مختلف سرکاری اور غیر سرکاری تنظیمیں کام کر رہی ہیں۔ ترکی نئے آنے والے مہاجرین کے لئے کیمپوں اور ہسپتالوں کی تعمیر کے لئے مالی اعانت فراہم کر رہا ہے۔ روہنگیا مسلمانوں کو میانمار میں گاجر مولی کی طرح کاٹا جارہا ہے۔ ان حالات میں ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ مسلم ممالک کے تمام حکمران مل بیٹھ کر مختلف عوامل پر عمل کرتے ہوئے روہنگیا مسلمانوں کے لیے بنیادی انسانی حقوق کی راہ ہموار کرتے، لیکن چند ایک کے سوا تقریباً تمام نے چند بیانات دے کر خود کو بری الذمہ سمجھ لیا۔ ایسے میں مظلوم روہنگیا کے حق میں سب سے توانا آواز اور مضبوط اقدامات اور سب سے اہم کردار ترکی کے صدر طیب اردگان نے ادا کیا ہے، "اردگان نے آنگ سان سوچی کو فون کر کے مظالم کی شدید الفاظ میں مذمت کی اور بنگلادیش میں آنے والے تمام روہنگیا مہاجرین کے نہ صرف تمام اخراجات برداشت کرنے کا اعلان کیا، بلکہ فوری طور پر اپنی اہلیہ امینہ اردگان، اپنی بیٹی اور کئی کابینہ ممبران کو امداد کے ساتھ بنگلادیش بھیجا، جنھوں نے مہاجرین کے کیمپوں کا دورہ کیا اور امدادی سرگرمیوں کو آگے بڑھایا۔"[1] ترک وزیر خارجہ احمد داؤد اوغلو نے روہنگیا مسلمانوں اور فرقہ وارانہ تشدد کے واقعات سے پیدا ہونے والی صورت حال کا جائزہ لینے کے لیے میانمار کا دورہ کیا تھا۔ جس میں وزیر اعظم کی اہلیہ ایمن اردگان، ان کی بیٹی سمیعہ اردگان اور داؤد اوغلو کی اہلیہ سارہ بھی شامل تھیں۔ انہوں نے مسلمانوں کی امداد کے لیے تنظیم اسلامی کانفرنس کا ایک دفتر کھولنے کا ارادہ ظاہر کیا جس کی اجازت برمی حکومت نے نہیں دی۔ "میانمار کے صدر تھین سین نے اسلامی ممالک کی تنظیم او آئی سی کو روہنگیا مسلمانوں کی مدد کے لیے اپنے ملک میں دفتر کھولنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔"[2] "ترکی اس وقت میانمار اور بنگلہ دیش کے روہنگیا مسلمانوں کو امداد بھیجنے والا سب سے بڑا ملک ہے۔"[3] ترک وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ میانمار سے ہجرت کر کے آنیوالے مسلمانوں کے لیے بنگلہ دیش اپنے دروازے کھول دے تو وہ تمام اخراجات پورے کرنے کو تیار ہیں۔ "ترکی نے بنگلہ دیش سے روہنگیا مسلمانوں کیلئے سرحد کھولنے کے جواب میں مالی امداد کی پیشکش کر دی۔"[4] انہوں نے بتایا کہ ترک صدر نے روہنگیا میں ہونے والے مظالم کا نوٹس لیا ہے اور ہم نے فوری طور پر اسلامی تعاون تنظیم کو

متحرک کیا ہے۔ ترک وزیر خارجہ کا کہنا تھا: ''ہم اس مسئلے کا فیصلہ کن حل چاہتے ہیں ان مظالم کو روکنے کے لیے ترک حکومت نے اپنا نقطہ نظر واضح کر دیا ہے۔''[5] طیب اردگان نے میانمار کی خاتون لیڈر آن سانگ سوچی سے ٹیلیفون پر بات کی۔اور کہا کہ: ''روہنگیا مسلمانوں کے ساتھ ہونے والے غیر انسانی سلوک پر پورا عالم اسلام پریشان ہے۔''[6] اردگان کے بیان کے جواب میں جمہوریت اور انسانی حقوق کی بنی چیمپیئن سوچی کا کہنا تھا کہ میانمار میں مسلمانوں کے ساتھ کوئی بُرا سلوک نہیں کیا جارہا بلکہ ذرائع ابلاغ نے رائی کا پہاڑ بنا رکھا ہے۔''ترک صدر اب تک پہلے عالمی رہنما ہیں جو روہنگیا مسلمانوں کے لیے عملاً متحرک ہیں۔انہوں نے باضابطہ طور پر روہنگیا مسلمانوں پر مظالم پر احتجاج ریکارڈ کرایا ہے۔''[7] ترک صدر طیب اردگان نے روہنگیا مسلمانوں کی حالت زار اور ان کی نسل کشی پر عالمی برادری کو سخت پیغام دیا۔ایک ٹی وی انٹرویو میں طیب اردگان کا کہنا تھا کہ: ''ہم روہنگیا مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کی پر زور مذمت کرتے ہیں اور اقوام متحدہ سمیت ہر عالمی فورم پر اس حوالے سے آواز بلند کریں گے۔''[8] ترکی نے میانمار کے بدھ مت شہریوں کے ہاتھوں بے وطن اور بے گھر ہونے والے روہنگیا مسلمانوں کی مدد کی۔ سرکاری میڈیا کے مطابق آنگ سان سوچی نے صدر اردگان کو بتایا کہ: ''ان کی حکومت نے راکھائن صوبے کے تمام افراد کو تحفظ فراہم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔''[9] ترک صدر نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ۷۲ ویں اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ: ''میانمار کے مسلم اکثریتی علاقہ اراکان میں مسلمان آبادی کا صفایا کیا جارہا ہے۔ روہنگیا مسلمانوں کو اپنا خطہ اور آبائی وطن چھوڑنے پر مجبور کیا گیا۔ بنگلادیش میں روہنگیا مسلمانوں کے کیمپوں میں بنیادی انسانی ضروریات تک موجود نہیں ہیں۔''[10] دنیا کے مظلوم مسلمانوں کے حوالے سے اردگان نے پہلی بار قائدانہ کردار ادا نہیں کیا، بلکہ اس سے پہلے بھی جب دنیا کے کسی خطے میں مسلمانوں پر مشکل وقت آتا ہے تو ان کے حق میں بلند ہونے والی سب سے پہلی آواز طیب اردگان کی ہی ہوتی ہے۔''ترکی نے بنگلادیش میں کاکس بازار کے پناہ گزیں کیمپوں میں مقیم روہنگیا مسلمانوں تک امداد پہنچادی۔ ترک کوآپریشن اینڈ کوآرڈینیشن ایجنسی نے پناہ گزینوں میں ۱۵۰۰۰ امدادی پیکیج تقسیم کیے۔''[11]''ترکی سے روانہ کردہ امدادی سامان سے پہلے مرحلے میں ۵۰ ہزار افراد استفادہ کر سکتے ہیں۔''[12] ترکی میانمار میں پُر تشدد واقعات سے متاثرہ ریاست راکھائن کے مسلمانوں کے لیے ایک طرف انسانی امداد جمع کر رہا ہے تو دوسری جانب نئے امدادی منصوبوں پر عمل پیرا ہے۔ ترکی کی جانب سے فراہم کردہ انسانی امداد کے ایک بڑے حصے کا بندوبست کرنے والے کی جانب سے امدادی سامان کی تقسیم کا عمل جاری ہے۔تاہم علاقے سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق فوج کے آپریشن کی بناء پر یہ عمل وقتاً فوقتاً التوا کا شکار بن رہا ہے۔ دوسری جانب اقوام متحدہ نے اعلان کیا ہے کہ میانمار میں حکومتی و فوجی جارحیت سے راہ فرار اختیار کرتے ہوئے بنگلہ دیش میں پناہ لینے والے مسلمانوں کی تعداد دو لاکھ ۷۰ ہزار تک ہو گئی ہے۔

بنگلہ دیش: میانمار کے سب سے قریبی مغربی ہمسایہ ملک کی حیثیت سے بنگلہ دیش روہنگیا مسئلے سے کئی طرح سے متاثر ہوا ہے۔ بنگلہ دیش نے نہ صرف اپنے علاقوں میں لاکھوں روہنگیا پناہ گزینوں کی رہائش برداشت کی بلکہ یہ معاملہ میانمار کے ساتھ اس کے تعلقات پر بھی منفی اثرانداز ہوا۔ اگرچہ بنگلہ دیش نے ۱۹۷۰ء کی دہائی کے آخر میں روہنگیا مہاجرین کی مسلسل ہجرت کی میزبانی کی ہے۔اس کے باوجود اس مسئلے

سے نمٹنے کے لیے محدود وسائل کی وجہ سے ملک کے حکام نے اکثران لوگوں کو وطن واپسی کی کوشش کی ہے۔ بنگلہ دیش میں مہاجرین زیادہ تر عارضی کیمپوں میں قابل رحم حالات میں رہ رہے ہیں، جن میں اکثر صاف پانی اور صحت کی دیکھ بھال جیسی بنیادی سہولیات کی کمی ہے۔ بنگلہ دیش میں روہنگیا پناہ گزینوں کی پہلی لہر ۱۹۷۸ء میں شروع ہوئی تھی، یہ ۱۹۷۱ء کی آزادی کے بعد اپنے پہلے اور سنگین ترین پناہ گزین بحران کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ ۱۹۸۸ء اور مارچ تا اپریل ۱۹۹۱ء کے مظاہروں کے بعد برمی مہاجرین کی ایک دوسری لہر اس وقت آئی جب ملک کے ہزاروں لوگ میانمار سے فرار ہو کر بنگلہ دیش آ گئے۔

"This flow continued well into the 1990s such that by July 1992 the number of Rohingya refugees in Bangladesh stood at 250,877."[13]

ترجمہ: یہ بہاؤ ۱۹۹۰ء کی دہائی تک جاری رہا جو جولائی ۱۹۹۲ء تک بنگلہ دیش میں روہنگیا پناہ گزینوں کی تعداد ۲۵۰،۸۷۷ ہو گئی۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل کے مطابق:

"While the episode in 1978 witnessed some 200,000 Rohingya fleeing Myanmar into Bangladesh, the 1991-1992 military campaigns in the Rakhine State saw a quarter of million Rohingya leaving the country." [14]

ترجمہ: جب ۱۹۷۸ء میں اس واقعہ سے تقریباً ۲۰۰،۰۰۰ روہنگیا میانمار سے بنگلہ دیش فرار ہو رہے تھے، ۱۹۹۱ء-۱۹۹۲ء میں ریاست راکھائن میں فوجی مہمات میں ۲۵۰،۰۰۰ روہنگیا ملک چھوڑ کر جا رہے تھے۔

بنگلہ دیش پہنچنے پر ان میں سے زیادہ تر مہاجرین کو تیکناف سے کاکس بازار تک سڑک کے ساتھ دس کیمپوں میں رکھا گیا تھا جو اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین کے زیر انتظام تھے۔ تب سے بنگلہ دیش کو میانمار سے آنے والے روہنگیا پناہ گزینوں کے مسلسل بہاؤ کا سامنا ہے۔ اگرچہ ابتدائی طور پر بنگلہ دیش کی حکومت نے ان لوگوں کے لئے مہاجر کیمپس فراہم کیا، لیکن خود اس ملک کی سنگین معاشی صورتحال کی وجہ سے اس نے ان لوگوں کی وطن واپسی کے لئے برمی حکام سے بات چیت کا آغاز کیا۔ روہنگیا کی وطن واپسی کے بارے میں بنگلہ دیش اور میانمار کی حکومتوں کے مابین مفاہمت کی پہلی یادداشت پر اپریل ۱۹۹۲ء میں دستخط ہوئے تھے۔ چونکہ معاہدے پر یو این ایچ سی آر کی محدود شمولیت کی اجازت تھی اور بین الاقوامی تنقید کے نتیجے میں مئی ۱۹۹۳ء میں بنگلہ دیش، میانمار اور یو این ایچ سی آر کے مابین ایک اور مفاہمتی یادداشت پر دستخط ہوئے، جس نے اس عمل میں مؤخر الذکر کی شمولیت کی اجازت دی۔ "۲۸ ستمبر ۲۰۱۸ء کو، بنگلہ دیش کی صدر شیخ حسینہ واجد نے ۷۳ ویں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ بنگلہ دیش میں اب ۸ لاکھ روہنگیا پناہ گزین ہیں۔"[15]

بنگلہ دیشی وزیر اعظم حسینہ واجد نے کہا کہ روہنگیا مسلمانوں کے تحفظ کے لیے اقوام متحدہ کی زیر نگرانی ایک محفوظ علاقہ تشکیل دیا جائے، غیر ملکی میڈیا کے مطابق: "نیویارک میں جنرل اسمبلی کے دوران بنگلہ دیشی وزیر اعظم نے اس بات کی ضرورت پر زور دیا کہ روہنگیا مسلمانوں کی نسلی صفائی روکی جائے، بنگلہ دیش میں واقع کاکس بازار میں روہنگیا کیمپ کا دورہ کرتے ہوئے میرا دل خون کے آنسو رویا، جہاں یہ لوگ انتہائی کسمپرسی، غربت اور بھوک پیاس سے زندگی کی ڈور تھامے ہوئے ہیں۔ اس وقت ہمارے ملک میں ۸ لاکھ روہنگیا موجود ہیں۔ بنگلہ دیش اور میانمار

کے درمیان سرحد کی صورتحال ان مہاجرین کی وجہ سے بحران کی شکل اختیار کرچکی ہے، جس کے خاتمے کے لیے میری اقوام متحدہ سے گزارش ہے کہ وہ ایک محفوظ علاقہ قائم کرتے ہوئے ان مہاجرین کو آباد کرے۔"[16] روہنگیا مسلمانوں کے لیے بنگلادیش کے کمشنر برائے امداد و بحالی عبدالکلام نے کہا کہ بنگلادیشی کیمپوں میں موجود کسی بھی روہنگیا مسلمان کو زبردستی میانمار واپس نہیں بھیجا جائے گا، یہ واپسی میانمار حکومت کے ساتھ معاہدے کے بعد ہی عمل میں لائی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ: "روہنگیا مسلمانوں کو میانمار میں مظالم کا سامنا کرنا پڑا، لہٰذا ان کے لیے واپسی کا عمل آسان نہیں ہوگا۔ تاہم ہمیں امید ہے کہ میانمار کی حکومت معاہدے پر قائم رہتے ہوئے ان کی محفوظ واپسی کو یقینی بنائے گی۔"[17] اس سے قبل بنگلادیش اور میانمار کی حکومتوں کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا جس کے تحت ابتدائی طور پر ۲۲۶۰ مسلمانوں کو واپس میانمار بھیجا جائے گا، تاہم اقوام متحدہ نے اس جبری بے دخلی کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے روہنگیا مسلمانوں کی میانمار واپسی کا عمل روکنے کا مطالبہ کیا تھا۔ میانمار کی فوج کی جانب سے روہنگیا مسلمانوں کے خلاف کریک ڈاؤن کے بعد ۷ لاکھ ۳۰ ہزار سے زائد افراد نقل مکانی کرکے بنگلہ دیش کے سرحدی علاقے میں داخل ہوگئے تھے۔ پناہ گزینوں کی امداد اور ان کی وطن واپسی کے لیے قائم کمیشن کے سربراہ محبوب عالم تعلق دار کا کہنا ہے کہ: "یہ بات درست نہیں کہ بنگلہ دیش میں مقیم پناہ گزین بچوں کو کیمپوں میں تعلیم سے روکا جارہا ہے۔ بلکہ ان پناہ گزین کیمپوں میں تقریباً ۴۰۰۰ سیکھنے سکھانے کے مراکز قائم کیے گئے ہیں۔"[18] اس وقت ۱.۱ ملین روہنگیا مہاجرین بنگلہ دیش میں پناہ لیے ہوئے ہیں اور اس جنوبی ایشیائی ملک کا ایک حصہ دنیا کا سب سے بڑا مہاجر کیمپ بن کر رہ گیا ہے۔ ان نہتے روہنگیا مہاجرین کا حال ناگفتہ بہ اور مستقبل تاریک ہے۔ روہنگیا مہاجرین کے لیے ایک خوشخبری یہ ہے کہ بنگلہ دیشی حکومت نے ۲۴ اگست ۲۰۱۹ء کو اعلان کر دیا کہ: "ان مہاجرین کے کیمپوں میں تیز رفتار موبائل انٹرنیٹ پر لگی پابندی جلد ہٹا دی جائے گی۔ حکام نے یہ پابندی گزشتہ برس یہ کہہ کر لگائی تھی کہ انہیں خدشہ تھا کہ ان کیمپوں میں سوشل میڈیا کو خوف و ہراس پھیلانے کے لیے استعمال کیا جاسکتا تھا۔"[19] بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ عبدالحسن محمود علی نے بین الاقوامی برادری کی تقلید میں کہا ہے کہ میانمار کے صوبے راکھائن میں روہنگیا مسلمانوں کی نسل کشی جاری ہے۔ انہوں نے صحافیوں کو بتایا کہ: "ہمسایہ ملک میانمار میں جاری تازہ تشدد کے نتیجے میں کم از کم تین لاکھ روہنگیا باشندے بنگلہ دیش پہنچ چکے ہیں، جبکہ ۲۵ اگست ۲۰۱۷ء سے اب تک تقریباً تین ہزار مسلمانوں کو ہلاک کیا جاچکا ہے۔"[20] بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ نے مغربی ممالک اور عرب ریاستوں کے سفارتکاروں سے ملاقات میں روہنگیا مہاجرین کے لیے فوری امدادی کارروائیوں کے موضوع پر بھی بات چیت کی۔

بنگلہ دیش دنیا کا پہلا ملک ہے جس نے روہنگیا پناہ گزینوں کو جگہ دی اور ان کو اپنے ملک میں بسایا۔ روہنگیا مسئلے پر اگرچہ بنگلہ دیش اور میانمار کے درمیان تعلقات خراب ہوئے ہیں، لیکن بنگلہ دیش نے روہنگیا کی مدد کی ہے۔ اور عالمی سطح پر ان کے مسائل کو حل کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ ان کے بنیادی حقوق اور مسائل کو حل کرنے کے لیے کئی بار اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم پر بحث کی ہے۔

سعودی عرب: ماضی میں بھی روہنگیا مہاجرین نے سعودی عرب میں پناہ حاصل کی تھی اور موجودہ بحران میں بھی سعودی حکومت نے روہنگیا مہاجرین کے لیے امدادی پیکج کا اعلان کیا ہے۔ ۱۹۶۰ء میں سعودی بادشاہ شاہ فیصل کے دورِ حکومت میں ہزاروں روہنگیا مسلمان میانمار کے

مغربی صوبے اراکان سے ہجرت کر کے سعودی عرب کے شہر مکہ پہنچے تھے۔"۴لاکھ کے قریب برمی مسلمان سعودی عرب میں بستے ہیں اور سعودی حکومت پچھلے ۶۰ سال سے ان کی کفالت کر رہی ہے اور مختلف قسم کی سہولیات فراہم کر رہی ہے۔"[21] کئی برس سے روہنگیا مسلمان میانمار کے مغربی صوبے اراکان سے ہجرت کر کے مکہ مکرمہ پہنچے۔اس سلسلے میں العربیہ ڈاٹ نیٹ سے گفتگو کرتے ہوئے روہنگیا میڈیا سینٹر کے ڈائریکٹر صلاح عبدالشکور نے بتایا کہ :"حکومتی ظلم وزیادتی سے تنگ آکر بعض روہنگیا مسلمانوں نے سعودی عرب ہجرت کی اور مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ سعودی فرماں رواشاہ فیصل مرحوم نے ان لوگوں کو "عبادت کے لیے قیام" کے ویزے جاری کیے۔چار سال قبل مملکت میں برمی برادری کے حالات کی درستی کے لیے سب سے بڑا منصوبہ شروع کیا گیا۔اس دوران انہیں بنافیس کے چار سالوں کی مدت کے اقامے جاری کیے گئے جن کے تحت ان کو تعلیم، علاج اور نوکریوں کے مواقع میسر آئے۔"[22] مکہ مکرمہ کی انتظامیہ نے جس منصوبے پر عمل درآمد کی ذمہ داری سنبھالی اسے پناہ گزینوں سے متعلق اقوام متحدہ کے ہائی کمیشن کی تصدیق کی بنیاد پر انسانی تہذیب کا سب سے بڑا منصوبہ قرار دیا گیا۔اس کے تحت دولاکھ ۵۰ ہزار سے زیادہ برمی مسلمانوں کو استحکام بخشا گیا۔ سعودی عرب نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ روہنگیا کے مسلمانوں کے تحفظ کے لیے عملی اقدامات کرے۔ میانمار کی حکومت کو مسلم اقلیت کے حقوق پامال کرنے سے روکنے کے لیے کوششیں تیز کی جائیں۔اور اس کے ساتھ ساتھ سعودی حکومت نے روہنگیا پناہ گزینوں کی امداد کا اعلان کیا۔"سعودی عرب روہنگیا پناہ گزینوں کے بحران کے حل کیلئے ۲۰ ملین ریال کا اعلان کیا۔ یہ اعلان سعودی عرب نے جنیوا میں روہنگیا پناہ گزینوں کے بحران کے حل کیلئے امدادی ممالک کی کانفرنس میں کیا۔ کنگ سلمان سینٹر برائے امداد انسانی خدمات کے نمائندہ وفد نے واضح کیا کہ سعودی عرب اپنے اس وعدے کو پورا کرے گا۔"[23] سعودی عرب نے روہنگیا اقلیت کے انسانی حقوق کی پامالی اور انہیں مشکلات کے بھنور میں ڈالنے پر میانمار کی مذمت کی ہے۔ سعودی خبر رساں ادارے سعودی پریس ایجنسی کے مطابق اقوام متحدہ میں سعودی سفارتی مشن کے ماتحت انسانی حقوق کے ادارے کے سربراہ مشعل البلوی نے کہا کہ سعودی عرب روہنگیا مسئلے کا حامی ہے۔اور ان کے المیے کو اپنی اولین انسانی ترجیحات میں شامل کیے ہوئے ہیں۔"سعودی عرب نے میانمار کی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ روہنگیا کے متاثرین کے لیے امدادی سامان کی محفوظ ترسیل کو یقینی بنائے۔ سعودی عرب ۱۹۴۸ء سے روہنگیا پناہ گزینوں کو پناہ دیے ہوئے ہیں۔[24]

سعودیہ نے میانمار سے کہا کہ وہ سال ۲۰۲۰ء کے شروع میں عالمی عدالت انصاف سے جاری ہونے والے فیصلے کی تعمیل کرے۔"شاہ سلمان مرکز برائے امداد وانسانی خدمات نے حال ہی میں روہنگیا کے لیے ۱۰ ملین ڈالر کے عطیے کا اعلان کیا ہے۔ یہ اعلان نیویارک میں روہنگیا سے متعلق امداد دینے والے ممالک کی کانفرنس میں شرکت کے موقع پر کیا گیا تھا۔[25] سعودی عرب نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا کہ وہ روہنگیا مسلمانوں کے تحفظ کے لیے عملی اقدامات کرے۔ سعودی پریس ایجنسی کے مطابق :"سعودیہ کا یہ مطالبہ اقوام متحدہ میں سعودی سفیر کی اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل سے ملاقات میں سامنے آیا ہے۔"[26] سعودی عرب کی زیر قیادت اسلامی تعاون تنظیم کی کمیٹی میں ترکی، بنگلہ دیش، ملائیشیا اور انڈونیشیا شامل تھے۔عبداللہ المعلمی نے یواین سیکریٹری جنرل سے کہا کہ میانمار میں جبر و تشدد سے دوچار

مسلمانوں کے جائز حقوق کے لیے آپ کی کوششیں قابل تعریف ہے۔العلمی نے عالمی عدالت انصاف کے اس فیصلے کا تذکرہ کیا جس میں میانمار کی حکومت سے کہا گیا ہے کہ وہ روہنگیا اقلیت کے تحفظ سے متعلق اپنے عہد و پیمان پورے کرے۔"یو این سیکریٹری جنرل نے روہنگیا کے مسلمانوں سے متعلق عالمی عدالت انصاف کے فیصلے کو تاریخی قرار دیا اور کہا کہ میانمار کی حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس کی پابندی کرے۔"[27] سعودی عرب نے روہنگیا پناہ گزینوں کے لیے ایک کروڑ ڈالر امداد کا اعلان کیا ہے۔

سعودی خبر رساں ادارے کے مطابق: "سعودی وزیر خارجہ ڈاکٹر ابراہیم بن عبدالعزیز العساف نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سالانہ اجلاس کے موقع پر روہنگیا مسلمان پناہ گزینوں کے لیے ایک کروڑ ڈالر امداد کا اعلان کیا۔"[28] شاہ سلمان فلاحی و امدادی مرکز کی ٹیموں نے امدادی سامان کے ہمراہ بنگلہ دیش میں روہنگیا متاثرین کے کیمپوں کا دورہ بھی کیا۔ سعودی عرب کی جانب سے بھیجے جانے والے امدادی سامان میں کمبل، دوائیں، عارضی خیمے اور اشیائے خورد و نوش شامل تھیں۔ ۱۹ جولائی ۲۰۱۸ء میں شاہ سلمان مرکز برائے امداد و انسانی خدمات کے اہلکار بنگلہ دیش کے کاکس بازار میں روہنگیا پناہ گزینوں کے خیموں کا دورہ کیا۔ مرکز کی جانب سے راشن کے تھیلے اور ایک ہزار بیگ بھی تقسیم کئے گئے۔انسانی حقوق کی تنظیموں کی رپورٹ کے مطابق: "۸ لاکھ کے قریب روہنگیا مسلمان کاکس بازار میں زندگی گزار رہے ہیں، جہاں انہیں کئی سارے مسائل کا سامنا ہے، مختلف ممالک سے ان کے لئے وقتاً فوقتاً امداد فراہم کی جاتی ہے۔"[29] سعودی عرب حکومت نے فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے روہنگیا مسلمانوں کی امداد کے لئے ۱۵ ملین ڈالر کی رقم دینے کا اعلان کیا۔ سعودی عرب کے مشیر ڈاکٹر عبداللہ الرابیعہ نے واشنگٹن میں واقع گلف کوآپریشن کونسل کے دفتر میں اعلان کیا کہ: "سعودی عرب، بنگلہ دیش میں پناہ لینے والے روہنگیا مسلمانوں کی امداد کے لئے ۱۵ ملین ڈالر دے گا۔اور بہت جلد سعودی عرب کی ایک ٹیم بنگلہ دیش میں پناہ لینے والے روہنگیا مسلمانوں کے حالات کا جائزہ لے گی۔"[30] سعودی عرب کے قربانی پروگرام کے تحت بنگلہ دیش میں روہنگیا پناہ گزینوں میں چالیس ہزار مویشیوں کا گوشت تقسیم کیا گیا ہے۔ ملک میں قربانی پروگرام کے سپروائزر رحیمی احمد نے سعودی پریس ایجنسی کے نمائندے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا:

"گزشتہ حج سیزن کے بعد قربانی کے گوشت کی تقسیم کا یہ دوسرا بڑا مرحلہ ہے، جس کے تحت بنگلہ دیش کے کیمپوں میں میانمار کے روہنگیا پناہ گزینوں میں گوشت تقسیم کیا گیا۔"[31] سعودی فرماں روا شاہ سلمان بن عبدالعزیز نے میانمار میں نسل کشی اور تشدد سے تنگ آکر بنگلہ دیش میں پناہ لینے والے روہنگیا مسلمانوں کے لیے بھاری مالی امداد کا اعلان کیا ہے۔"۲۰ ستمبر ۲۰۱۷ء کو سعودی حکومت نے بنگلہ دیش میں پناہ گزین روہنگیا مسلمانوں کے لیے ڈیڑھ کروڑ ڈالر کی امداد کا اعلان کر دیا۔"[32] سعودی حکام کے مطابق شاہ سلمان سینٹر کی ٹیم بنگلہ دیش روانہ ہو گی۔ تاکہ روہنگیا مسلمانوں کے حالات سے آگاہ ہو۔ اس کے بعد ان کے لیے فوری نوعیت کی ہنگامی امداد فراہم کی جائے گی۔ سعودیہ نے ہمیشہ روہنگیا برادری کی حمایت اور مدد کی ہے۔

پاکستان: پاکستان نے ہمیشہ روہنگیا برادری کی حمایت کی ہے۔ماضی میں پاکستان نے روہنگیا مسلمانوں پر کیے جانے والے مظالم میں کمی کے لیے مؤثر کردار ادا کیا۔ پاکستان کی آزادی کے وقت روہنگیا برادری پاکستان میں شامل ہونا چاہتی تھی۔ آنگ سان سوچی کے والد آنگ سان کے

قائدِ اعظم سے دیرینہ تعلقات تھے۔ دونوں رہنماؤں کے مابین اس معاملے پر تبادلہ خیال ہوا اور آنگ سان نے روہنگیا برادری کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت دی۔ پاکستان بھی ان ممالک میں شامل ہے جس نے روہنگیا برادری کو اپنے ملک میں بسنے کی اجازت دی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق: "پاکستان ۳ لاکھ ۵۰ ہزار سے زائد روہنگیا مسلمانوں کو پناہ دینے والا دنیا کا دوسرا بڑا ملک ہے۔"[33] پاکستان کے ساحلی علاقوں خصوصاً کراچی میں برمی روہنگیا مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد آباد ہے۔ غیر ملکیوں کی رجسٹریشن کے قومی ادارے کے اعداد وشمار کے مطابق: "لگ بھگ پانچ لاکھ روہنگیا کراچی میں بن قاسم اور اورنگی کے علاقوں میں آباد ہیں۔ ان میں سے کچھ تو تقسیم کے وقت سے کراچی میں مقیم ہیں جبکہ ایک بڑی تعداد ۱۹۸۰ء کی دہائی میں یہاں منتقل ہوئی۔"[34] حکومت پاکستان نے روہنگیا مسلمانوں کے لیے پچاس لاکھ ڈالر کی خصوصی امداد فراہم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ یہ فیصلہ روہنگیا مسلمانوں کے لیے قائم پاکستانی کابینہ کی خصوصی کمیٹی کے اجلاس میں کیا گیا۔ میڈیا رپورٹوں کے مطابق پاکستانی کابینہ کی خصوصی کمیٹی کی پاس کردہ تجاویز کے تحت عالمی خوراک پروگرام کے ذریعے انڈونیشیا، ملائیشیا اور تھائی لینڈ میں قائم روہنگیا کیمپوں میں خوراک کا بندوبست کرنے کے لیے پچاس لاکھ ڈالرز کی خصوصی مدد فراہم کی جائے گی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ: "پاکستان کے وزیر اعظم اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل اور سلامتی کونسل کے صدر کو ایک خط لکھ کر اس انسانی بحران کو اجاگر کرتے ہوئے حکومت میانمار پر سفارتی اور اخلاقی دباؤ بڑھانے کی اپیل کریں گے۔ اور وزیر اعظم کے مشیر او آئی سی کی سیکریٹری جنرل کو ایک خط لکھ کر روہنگیا مسلمانوں کی معاونت کے لیے او آئی سی کا خصوصی فنڈ قائم کرنے کی تجویز دیں گے۔"[35] پاکستان نے عالمی برادری پر زور دیا ہے کہ وہ روہنگیا مسلمانوں کے خلاف برمی سکیورٹی فورسز اور بدھ مت انتہا پسندوں کی تشدد آمیز کارروائیوں کے خاتمے کے لیے میانمار پر دباؤ ڈالے۔ پاکستان کی سیاسی اور مذہبی جماعتوں نے حالیہ دنوں میں روہنگیا مسلمانوں سے اظہار یک جہتی کے لیے ملک بھر میں ریلیاں نکالی ہیں اور انھوں نے روہنگیا کی جبری بے دخلی پر میانمار کی لیڈر آنگ سان سوچی کی خاموشی اختیار کرنے پر مذمت کی ہے۔

پاکستانی سینیٹر طلحہ محمود نے کہا کہ روہنگیا مسلمان مہاجروں کی حالت بہت خراب ہے، ان کے پاس نہ خیمے ہیں اور نہ ہی پہننے کو کپڑے ہیں۔ سینیٹر طلحہ محمود نے یہ بھی کہا کہ: "کیمپوں میں کافی لوگ زخمی ہیں اور وہ امداد کے منتظر ہیں، سرحد تھوڑی دیر کے لئے کھولی جاتی ہے اور پھر بند ہو جاتی ہے اس دوران امداد پہنچانا بہت مشکل کام ہے۔"[36] پاکستان نے میانمار کے حکام پر زور دیا ہے کہ وہ روہنگیا مسلمانوں کے قتل عام کی خبروں کی تحقیقات کرائے۔ ایک بیان میں دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ: "روہنگیا مسلمانوں کے قتل کے بڑھتے ہوئے واقعات اور ان کی جبری نقل مکانی پر ہمیں گہری تشویش ہے۔ پاکستان نے قتل عام کے ذمہ داروں کو کٹہرے میں لانے اور روہنگیا مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کیلئے اقدامات کرنے کا مطالبہ بھی کیا۔"[37] قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف سید خورشید شاہ نے میانمار کے مسلمانوں پر مظالم کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ: "حیرت کی بات ہے کہ جو مغربی معاشرہ جانوروں کے حقوق اور احترام کا علمبردار بنا ہوا ہے، اس نے میانمار اور مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں پر انسانیت سوز مظالم پر آنکھیں بند کی ہوئی ہیں۔"[38] پاکستان تحریک انصاف نے روہنگیا مسلمانوں پر مظالم کے خلاف قومی اسمبلی میں باضابطہ طور پر تحریک التواء جمع کرادی۔ "تحریک انصاف نے میانمار میں مسلمانوں پر سنگین ظلم

وستم پر فوری بحث کا مطالبہ کیا۔"[39] پاکستان، ملائیشیا اور ترکی نے بین الاقوامی اسلامی تنظیم کے مرکزی کردار کو اہمیت دیتے ہوئے مسلم دنیا کی سماجی واقتصادی بہتری کے لیے مشترکہ کوششیں جاری رکھنے پر اتفاق کیا ہے۔ اعلامیے میں اس بات پر زور دیا گیا کہ : "کشمیر، فلسطین اور روہنگیا مسلمانوں کے مسائل اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کیے جائیں۔"[40] اس وقت دنیا بھر کے عدل پسند میانمار کے روہنگیا مسلمانوں کے ساتھ ہیں۔ میانمار میں بدھ بھکشوؤں کی جانب سے وہاں کی مسلم اقلیت پر مظالم کی نئی داستانیں رقم ہو رہی ہیں، اور عالم اسلام سمیت ہر عدل پسند انسان خواہ اس کا مذہب کوئی بھی ہے، وہ غصہ میں ہے۔ روہنگیا مسلمانوں پر ہونے والے پُر تشدد حملوں کی تاریخ طویل ہے جس کے ساتھ مذہبی، نسلی اور سیاسی معاملات جڑے ہوئے ہیں۔ حالیہ حملوں کے بعد دنیا بھر میں روہنگیا کے حق اور ان کی نسل کشی کے خلاف احتجاجی مظاہرے ہو رہے ہیں۔ وزیر اعظم نواز شریف نے روہنگیا مسلمانوں کی مدد کے لئے پچاس لاکھ ڈالرز کی خصوصی امداد دینے کا اعلان کیا۔ وزیر اعظم نے روہنگیا مسلمانوں کی مدد کے لئے وفاقی کابینہ کی تین رکنی کمیٹی کی تمام تجاویز کو منظور کر لیا، کمیٹی میں وزیرِ داخلہ چوہدری نثار علی خان، خارجہ امور کے خصوصی مشیر سرتاج عزیز اور طارق فاطمی پر مشتمل ہے۔ تجاویز کے مطابق: "وزیرِ اعظم اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل اور سلامتی کونسل کے صدر کو خط لکھ کر میانمار حکومت پر سفارتی اور اخلاقی دباؤ بڑھانے کو کہیں گے تاکہ روہنگیا مسلمانوں کو عالمی قوانین کے تحت مناسب شہری حقوق مل سکیں۔"[41] دوسری جانب وزیر اعظم کے مشیر او آئی سی کے سیکریٹری جنرل کو ایک خط لکھ کر روہنگیا مسلمانوں کی خوراک اور معاونت کیلئے ایک خصوصی او آئی سی فنڈ قائم کرنے کی تجویز دیں گے، اسی طرح پاکستان وزرائے خارجہ پر مشتمل او آئی سی کی ایک تین رکنی کمیٹی کی بھی تجویز دے گا، جو میانمار کا دورہ کر کے وہاں کی حکومت پر مظلوم برادری کے بنیادی حقوق بحال کرنے پر زور دیں گے۔

کمیٹی کی تجاویز میں عالمی خوراک کے پروگرام کے ذریعے انڈونیشیا، ملائشیا اور تھائی لینڈ میں قائم روہنگیا مسلمانوں کے کیمپوں میں خوراک کا بندوبست کرنے کیلئے پچاس لاکھ ڈالرز کی خصوصی مدد فراہم کرنا بھی شامل ہے۔ نیویارک میں تنظیم کے رابطہ گروپ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم شاہد خاقان عباسی نے پاکستان کے اس عزم کا اعادہ کیا کہ : "روہنگیا مسلمانوں کی مدد کیلئے اسلامی تعاون تنظیم یا اقوام متحدہ کی کوششوں میں بھرپور حصہ لیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ واقعات نسلی تعصب کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔"[42] وزیر اعظم پاکستان نے کہا کہ عالمی برادری کو روہنگیا مسلمانوں پر ظلم وستم بند کرانے کیلئے میانمار کی حکومت پر دباؤ ڈالنا چاہیے۔ انہوں نے اقوام متحدہ سے بھی مطالبہ کیا کہ عالمی ادارے کی جانب سے حقائق معلوم کرنے کا مشن فوری طور پر میانمار بھیجا جائے ساتھ ہی وزیر اعظم نے متاثرہ علاقوں میں امداد کی فوری رسائی کا بھی مطالبہ کیا۔ پاکستان کی تمام سیاسی اور مذہبی جماعتیں روہنگیا مسلمانوں کے تحفظ کے ایجنڈے کو اپنے بنیادی پروگراموں میں مقدم رکھے ہیں اور ترجیحی بنیادوں پر اس معاملہ کو حل کرنے کی کوشش کی ہے۔ پاکستان کی تمام مؤثر شخصیات سے خواہ وہ سیاسی ہوں یا مذہبی ہوں انسانیت کی بنیاد پر روہنگیا کے مسلمانوں کے دُکھ اور مصائب کے ازالہ کے سلسلے میں اپنا کردار ضرور ادا کیا۔ تاہم تمام سیاسی اور مذہبی

جماعتیں، نیز بااثر شخصیات اور مقتدر علماء کرام ایک ایسی مشترکہ کمیٹی تشکیل دیں جو حکومتی کمیٹی اور بین المکی اعلیٰ سطحی کمیٹی کے کاموں کے تسلسل پر نظر رکھ سکے اور کسی قسم کے تساہل کی صورت میں عمل درآمد کرا سکے۔

ملائشیا: ۱۹۹۰ء کی دہائی کے اوائل میں جب روہنگیا مسائل نے جنوب مشرقی ایشیائی علاقائی برادری کی توجہ اس وقت کھینچ لی تھی جب راکھائن ریاست میں فوجی مہم کے نتیجے میں میانمار کی فوج کے ظلم وستم کے سبب تقریباً ۲۵۰،۰۰۰ روہنگیا میانمار سے بنگلہ دیش فرار ہو گئے تھے۔ اس خروج کے بارے میں مارچ ۱۹۹۲ء میں، ملائشیا کے وزیر خارجہ عبداللہ احمد بدوی نے سخت الفاظ میں ایک بیان جاری کیا اس حوالے سے انہوں نے کہا کہ: "اس مسئلے کو اب میانمار کا گھریلو مسئلہ نہیں سمجھا جاسکتا ہے کیونکہ برمی فوجیوں کی کاروائی پر بوجھ پڑا ہے۔ پڑوسی ممالک اور علاقائی استحکام میں خلل پڑ سکتا ہے۔" [43] جنوب مشرقی ایشیا کے ملکوں کی تنظیم آسیان نے اس معاملے میں سنگ دلی کا مظاہرہ کردیا ہے۔ روہنگیا مسلمانوں کو تنہا چھوڑتے ہوئے ان پر ہونے والی جبر اور ستم کی اس قیامت کو میانمار کا اندورانی معاملہ کہہ کر جان چھڑالی گئی ہے۔ جبکہ ملائشیا نے آسیان کے اس اعلامیہ سے لاتعلقی ظاہر کی ہے۔ وزیر برائے امور خارجہ انیفا امان کہتے ہیں کہ: "ملائشیا کی نگاہ میں آسیان کا یہ بیان حقیقت کے برخلاف ہے۔" ملائشیا نے میانمار میں سکیورٹی فورسز اور بدھ مت انتہا پسندوں کی تشدد آمیز کارروائیوں سے جانیں بچا کر آنے والے روہنگیا مسلمانوں کو عارضی پناہ مہیا کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے اور کہا ہے کہ اس کے ساحلی محافظ بحری راستے سے آنے والے برمی مسلمانوں کو واپس نہیں لوٹائیں گے۔ ملائشیا کی میری ٹائم ایجنسی کے ڈائریکٹر جنرل ذوالکفل ابو بکر نے جمعہ کو ایک بیان میں کہا ہے کہ: "میانمار میں تشدد کے نئے واقعات کے بعد آئندہ ہفتوں اور مہینوں کے دوران میں مزید روہنگیا مہاجرین کشتیوں کے ذریعے آسکتے ہیں۔ ہم انھیں بنیادی ضروریات مہیا کرنے کے پابند ہیں تاکہ وہ آگے کا اپنا سفر جاری رکھ سکیں۔ البتہ ابھی تک نئے روہنگیا مہاجرین کی آمد نہیں ہوئی ہے۔" [44]
ملائشیا بحیرہ انڈمان سے سیکڑوں میل دور واقع ہے۔ اس پر خطر بحری سفر کے راستے پہلے تقریباً ایک لاکھ روہنگیا مسلمان ملائشیا پہنچے تھے اور اس وقت وہ وہاں عارضی طور پر قیام پذیر ہیں۔ ملائشیا میانمار سے نقل مکانی کرنے والوں کے لئے ایک پسندیدہ منزل ہے کیونکہ یہ ایک مسلم اکثریتی ملک ہے۔ جہاں ظلم کے ستائے روہنگیا پناہ لیتے ہیں اور اس سلسلے میں ملائشیا نے اپنا دامن بھی کشادہ رکھا ہے ماضی میں بڑی تعداد میں روہنگیا ملائشیا میں پناہ لیتے آئے ہیں۔

عالمی برادری کا کردار: ۱۹۸۸ء سے میانمار میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر مغربی ریاستوں، بین الاقوامی حمایتی گروپوں اور یہاں تک کہ بین الاقوامی تنظیموں، یعنی اقوام متحدہ کی طرف سے کافی توجہ حاصل کی گئی ہے۔ ان پیشرفتوں کی روشنی میں، میانمار میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے متعلق معاملات یا تو وہ دوطرفہ یا کثیر الجہتی فورموں میں مغربی ریاستوں اور اقوام متحدہ کی طرف سے اٹھائے گئے ہیں، میانمار کی فوجی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ انسانی حقوق کی پامالیوں کو روکیں اور اپنے انسانی حقوق کو بہتر بنائے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوٹیرس نے کہا ہے کہ میانمار میں روہنگیا مسلمانوں کے خلاف جاری تشدد کا خاتمہ اولین ترجیح ہے۔ صحافیوں سے بات چیت میں اقوام متحدہ کے سربراہ نے میانمار کی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ: "تشدد کی شکار ریاست راکھائن کے تمام علاقوں تک امدادی اداروں کو رسائی

دی جائے۔ انتونیو گوٹیرس نے ریاست راکھائن کی صورت حال ایک سانحے سے تشبیہ دی۔ اگست ۲۰۱۷ء کے اواخر سے راکھائن میں جاری خون ریز کاروائیوں کے تناظر میں ۶ لاکھ سے زائد روہنگیا باشندے سرحد عبور کر کے بنگلہ دیش میں پناہ لے چکے ہیں۔"[45] پناہ گزینوں سے متعلق فلاحی ادارے ریفیوجیز انٹرنیشنل کے صدر ایرک شوارٹز نے کہا ہے کہ: "وہ گذشتہ ۳۰ برس سے پناہ گزینوں کے حوالے سے فلاحی کام کر رہے ہیں لیکن انہوں نے اب تک کہیں بھی پناہ گزینوں کی ایسی حالت نہیں دیکھی، جیسی میانمار کی ریاست نے کی ہے۔"[46]

اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوٹیرس کا کہنا ہے کہ: "میانمار میں روہنگیا مسلمان تباہ کن انسانی صورتحال کا سامنا کر رہے ہیں۔ سکیورٹی فورسز کی جانب سے روہنگیا دیہات پر مبینہ حملے مکمل طور پر ناقابل قبول ہیں۔ اور انھوں نے فوجی طاقت کا استعمال روکنے کا مطالبہ کیا۔"[47] میانمار کی فوج کا کہنا ہے کہ وہ عسکریت پسندوں سے لڑ رہی ہے اور عام شہریوں کو نشانہ بنانے کی تردید کرتی ہے۔ اگست ۲۰۱۷ء سے شروع ہونے والے پُر تشدد واقعات کے بعد تقریباً تین لاکھ ۷۹ ہزار روہنگیا مسلمانوں نے بنگلہ دیش نقل مکانی کی ہے۔ کچھ دیہات مکمل طور پر نذر آتش کر دیے گئے ہیں۔ بڑی تعداد میں روہنگیا مسلمان آج بھی خستہ کیمپوں میں رہ رہے ہیں۔ انھیں وسیع پیمانے پر امتیازی سلوک اور زیادتی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اقوام متحدہ کے ترجمان اسٹیفن دوجارک کے مطابق عالمی خوراک پروگرام نے بنگلہ دیش میں کیمپوں میں مقیم روہنگیا مہاجرین کو خوراک مہیا کرنے کے لیے ایک کروڑ تیرہ لاکھ ڈالرز کی امداد کی اپیل کی ہے۔ اور اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوٹیریس نے میانمار کی صورت حال سے متعلق سفارتی روابط جاری رکھے ہوئے ہیں۔

"اگست ۲۰۱۸ء میں اقوام متحدہ نے روہنگیا ظلم وستم کو نسل کشی اور نسلی صفائی کے طور پر تسلیم کیا، اور انسانیت کے خلاف جرائم کے ذمہ دار میانمار کے اعلیٰ جنرلوں کی گرفتاری اور ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کا مطالبہ کیا۔"[48]

ناروے کے وزیر خارجہ نے میانمار کی لیڈر آنگ سان سوچی اور ان کی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ انسانی حقوق کے گروپوں کو تشدد سے متاثرہ ریاست راکھائن میں امدادی سامان تقسیم کرنے کی اجازت دے۔ ناروے کے وزیر خارجہ بورثے برینڈی نے ایک بیان میں کہا کہ:

"ان کی حکومت کو روہنگیا کی بگڑتی ہوئی صورت حال اور ان کے خلاف تشدد میں اضافے پر گہری تشویش لاحق ہے۔ انہوں نے آنگ سان سوچی کی قیادت میں حکام پر زور دیا ہے کہ شہریوں کو تشدد آمیز کارروائیوں سے بچانا اور ان کے انسانی حقوق کا تحفظ ان کی خصوصی ذمے داری ہے۔"[49] اس نے یہ بھی نتیجہ اخذ کیا کہ آنگ سان سوچی کی حکومت روہنگیا کے خلاف جرائم کی کوریج کر رہی ہے اور انہیں تحفظ فراہم کرنے میں ناکام رہی ہے۔ یورپی کونسل کے اعلامیے میں آیا ہے کہ روہنگیا مسلمانوں کے خلاف مغربی میانمار کے صوبہ راکھائن میں انسانی حقوق کی کھلی اور سنگین خلاف ورزیوں کے پیش نظر یہ کونسل، اس ملک کے بعض فوجی حکام کے خلاف مزید پابندیاں عائد کر رہی ہے۔

"اس وقت یورپی یونین نے میانمار کے سات فوجی حکام پر پابندیاں عائد کر رکھی ہیں جس کی بنیاد پر ان فوجیوں کے اثاثوں کو منجمد کر دیا جائے گا اور انھیں یورپی ممالک کا سفر کرنے کی اجازت نہیں ہو گی۔"[50]

سیاسی ماہرین کا خیال ہے کہ میانمار حکومت کے خلاف یورپی کونسل کا اعلانیہ اگرچہ سیاسی لحاظ سے اہمیت کا حامل ہے تاہم یہ روہنگیا مسلمانوں کے خلاف حکومت کے جرائم کا سلسلہ روکنے میں زیادہ موثر ثابت نہیں ہوگا۔

اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کمیٹی نے میانمار میں فوج کی جانب سے پر تشدد مہم چلانے اور روہنگیا مسلمانوں پر مسلسل تشدد اور حقوق کی خلاف ورزیوں پر مذمتی قرارداد منظور کرلی اور ان کارروائیوں کو انسانی حقوق کی کھلی خلاف ورزی اور توہین قرار دیا۔ قرارداد میں روہنگیا کے خلاف میانمار کی فوج کی پر تشدد کاروائیوں پر تشویش کا اظہار کیا گیا جس کے نتیجے میں اگست ۲۰۱۷ء کے بعد ۷ لاکھ ۲۳ ہزار روہنگیا مسلمان اپنے گھر بار چھوڑ کر بنگلہ دیش کی جانب ہجرت پر مجبور ہوئے تھے۔ میانمار کی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ: "فوری طور پر امتیازی سلوک ختم کر کے روہنگیا مسلمانوں کو برابر کے شہری حقوق دیئے جائیں۔ روہنگیا مسلمانوں کے حقوق کی خلاف ورزی پر مذمتی قرار کو اسلامی تعاون تنظیم کے ۵۷ ممالک، یورپین یونین اور کینیڈا کے تعاون سے پیش کیا گیا تھا۔"[51] قرارداد میں میانمار کے حوالے سے اقوام متحدہ کی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے شدید تشویش ظاہر کی گئی، اقوام متحدہ کی رپورٹ میں سفارش کی گئی تھی کہ میانمار کے فوجی حکام پر انسانیت کے خلاف جرائم اور روہنگیا نسل کشی پر عالمی عدالت میں مقدمات قائم کیے جائیں۔

ہیومن رائٹس واچ نے کہا ہے کہ عالمی عدالت انصاف نے ۲۳ جنوری، ۲۰۲۰ء کو حکم صادر کرتے ہوئے میانمار کو ہدایت کی کہ وہ ریاست راکھائن میں باقی ماندہ روہنگیا برادری کے تحفظ کے لیے روہنگیا مسلمانوں کی نسل کشی کو روکے۔

ہیومن رائٹس واچ کے ایسوسی ایٹ ڈائریکٹر برائے عالمی انصاف پرم پریت سنگھ نے کہا ہے کہ: "روہنگیا کی نسل کشی روکنے کے لیے میانمار کو عالمی عدالت انصاف کا حکم نامہ روہنگیا آبادی کے خلاف مزید مظالم کی روک تھام میں اہم پیش رفت ہے۔ اب متعلقہ حکومتوں اور اقوام متحدہ کے اداروں کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ اس امر کو یقینی بنانے کے لیے کہ جوں جوں نسل کشی کا مقدمہ آگے بڑھتا ہے حکمنامے پر عملدرآمد ہو۔"[52] حکم نامے سے پہلے گیمبیا نے ۱۱ نومبر ۲۰۱۹ء کو عدالت میں ایک درخواست دائر کی تھی جس میں مؤقف اختیار کیا گیا تھا کہ ریاست راکھائن میں روہنگیا پر میانمار فوج کے مظالم نسل کشی کے جرم کی روک تھام اور سزا کے میثاق کی خلاف ورزی ہے۔ اور درخواست میں فوری طور پر عبوری اقدامات کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ "برطانوی وزیر اعظم تھریسامے اور ریاستہائے متحدہ کے سکریٹری برائے خارجہ ریکس ٹلرسن نے اسے "نسلی صفائی" قرار دیا جبکہ فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون نے اس صورتحال کو "نسل کشی" کے طور پر بیان کیا۔"[53]

"نومبر ۲۰۱۷ء میں، بنگلہ دیش اور میانمار کی حکومتوں نے ایک معاہدے پر دستخط کیے جس سے روہنگیا پناہ گزینوں کو ان کی آبائی ریاست راکھائن میں دو ماہ کے اندر اندر واپسی کی سہولت دی گئی، جس سے بین الاقوامی برادریوں کی طرف سے ملا جلا ردعمل سامنے آیا۔"[54]

فلپائن کے صدر روڈریگو ڈویٹرٹے نے میانمار میں روہنگیا مسلمانوں کے قتل کو نسل کشی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ فلپائن روہنگیا مسلمان برادری کو اپنے ملک میں پناہ دینے کیلئے تیار ہے۔

"رومن کیتھولک اکثریتی ملک فلپائن نے انسانی ہمدردی کے تحت روہنگیا کو اپنے ہاں آنے کی اجازت دے دی ہے۔"[55]

"I'm willing to accept refugees Rohingyas, yes. I will help but we should split them with Europe."[56]

ترجمہ: "میں مہاجرین روہنگیا کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوں، ہاں۔ میں مدد کروں گا لیکن ہمیں انہیں یورپ کے ساتھ تقسیم کرنا چاہئے۔

فلپائن کے صدر روڈریگو ڈویٹرٹے نے میانمار میں روہنگیا مسلمانوں کا قتل نسل کشی قرار دیا، ان کا کہنا تھا کہ فلپائن روہنگیا مسلمان برادری کو اپنے ملک میں پناہ دینے کیلئے تیار ہیں۔ انہوں نے دیگر یورپی رہنماؤں سے بھی مطالبہ کیا کہ وہ بھی روہنگیا مسلمان مہاجرین کو اپنے اپنے ممالک میں پناہ دیں۔ روہنگیا مسلمانوں پر مظالم کے خلاف دنیا بھر میں ہونیوالے احتجاج کے علاوہ اقوام متحدہ کے سب سے مقتدر ادارے سلامتی کونسل نے میانمار کی حکومت سے یہ تو کہا ہے کہ وہ روہنگیا بحران پر فوری قابو پائے مگر وہ مسلم اقلیت کی نسلی صفائی مہم کو بند کرانے کے لیے کوئی ٹھوس اقدامات نہیں کر سکی۔

خلاصہ بحث: روہنگیا کے خلاف ڈھائے جانے والے مظالم کا کوئی بھی جواز نہیں۔ یہ ایک تاریخی مسئلہ ہے اور اس کی جڑ میانمار کے داخلی قوانین ہیں۔ عالمی برادری کو فوری طور پہ میانمار کی حکومت پر دباؤ ڈالنا چاہیے کہ وہ اس مسئلہ کا جلد از جلد سد باب کرے۔ مختصراً روہنگیا کے مسلمانوں کے مسئلہ کو عالمی سطح پہ ایک سنگین انسانی المیہ کے طور پہ اجاگر کرنے کی ضرورت ہے اور روہنگیا کے مسلمانوں کو شہریت کا حق ملنا چاہیے۔ مسلم ممالک کو میانمار حکومت پہ سفارتی دباؤ ڈالنا چاہیے کہ وہ روہنگیا کے مسلمانوں پہ ڈھائے جانے والے مظالم کو روکے۔

ہمارے ملک میں اور دیگر مسلم اکثریتی ممالک میں اس مسئلے کو مسلمانوں کا مسئلہ تو کہا جارہا ہے لیکن مسئلے کو مستقل طور پر حل کرانے کے لیے عملی اقدامات نظر نہیں آرہے۔ کوئی ایک ملک یہ مسئلہ حل کر بھی نہیں سکتا اس کے لیے اجتماعی سوچ اور کوششیں درکار ہیں جن کا فی الوقت فقدان ہے۔ روہنگیا مسلمان دنیا کے مظلوم ترین انسان ہیں جن کی زندگی حیوانوں سے بھی بدتر بنادی گئی ہے۔ اس گمبھیر صورتحال کا تقاضہ ہے کہ دنیا بالعموم اور اسلامی ممالک بالخصوص روہنگیا کے مسلمانوں کے مسئلہ کا مستقل حل نکالیں، اگر آج اسلامی ممالک نے متحد ہو کر میانمار کا ہاتھ نہ روکا تو پھر میانمار میں مسلمانوں کی "نسلی صفائی" کا سلسلہ یونہی چلتا رہے گا۔

میانمار کی حکومت اور اس کی بھرپور حمایت کے ساتھ وہاں کی فوج، پولیس، عوام، بدھ بھکشو اور دہشت گرد تنظیمیں روہنگیا مسلمانوں کی مکمل نسل کشی کے درپے ہیں، لہٰذا ان کی نسل کشی بند کی جائے اور اس سلسلہ میں اقوامِ متحدہ اپنا کردار ادا کرے اور فوری طور پر وہاں اپنی امن فوج بھیجے، وہاں کے بچے کھچے مسلمانوں کو تحفظ فراہم کرے اور ان کی فوری آبادکاری کا انتظام کر کے زندگی کی تمام تر بنیادی ضروریات و سہولیات انہیں بہم پہنچائی جائیں۔ عالمِ اسلام بلکہ پورے عالم کے انسان دوست ممالک سے مطالبہ ہے کہ وہ فوری طور پر میانمار کی حکومت پر سفارتی اور اخلاقی دباؤ ڈالے تاکہ وہ انسانیت کش حرکتوں سے باز آئے۔

سفارشات:

1. پاکستان سمت تمام مسلم ممالک کو خصوصاً اور عالمی برادری کو عموماً روہنگیا مسلمانوں کے مسائل کے حل کے لئے بھرپور کوششیں کرنی چاہیے۔

2. عالمی برادری میانمار کو اقوام متحدہ کے قرارداد کے مطابق ان کے حقوق دینے پر آمادہ کرنا چاہیے۔
3. روہنگیا مسلمانوں کا ایک اہم ترین مسئلہ ان کی شہریت کا ہے جس کے حل کے لئے تمام ممالک کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔
4. روہنگیا پناہ گزینوں کی امداد کے لئے تمام ممالک کو اپنا حصہ شامل کرنا چاہیے۔
5. روہنگیا کے مسائل کو حل کرنے کے لئے عالمی سطح پر بھرپور آواز اور تعاون کی ضرورت ہے۔

حوالہ جات:

[1] https://www.un.com.pk/international/2017/09/09/3008/ ( )
[2] http://www.fikrokhabar.com/ur/content-details/164/essays/ahinsa-ke-pujari-burma-budh-rahib-news.html (Accessed August 15, 2020)
[3] https://www.trt.net.tr/urdu/slslh-wr-prwgrm/2017/09/18/qwm-mthdh-wr-lmy-dm-twzn-809422 (Accessed August 15, 2020)
[4] https://jang.com.pk/news/371589 (Accessed August 15, 2020)
[5] https://dailykhabrain.com.pk/2017/09/05/65035/ (Accessed August 16, 2020)
[6] https://urdu.palinfo.com/articles/2017/9/11/روہنگیا-مسلمان-ہمدردی-کے-مستحق-کیوں ( )
[7] http://iblagh.com/139375 (Accessed August 14, 2020)
[8] https://www.dailyqudrat.pk/16629 (Accessed August 14, 2020)
[9] https://www.bbc.com/urdu/world-41170580 (Accessed August 15, 2020)
[10] https://www.express.pk/story/945032/ (Accessed August 16, 2020)
[11] https://www.jasarat.com/2020/05/01/200501-03-7/ (Accessed August 16, 2020)
[12] https://www.trt.net.tr/urdu/jnwby-yshy/2017/09/09/trkhy-sy-rwhngy-mslmnwn-khw-mdd-khy-trsyl-kh-khm-sr-t-sy-jry-804006 (Accessed August 16, 2020)
[13] Morshe, K. Bangladesh-Burma Relations. Challenges to democratization in burma: perspectives on multilateral and bilateral responses. Stockholm: International Institute for Democracy and Electoral Assistance (International IDEA). 2001. P:61-62
[14] Amnesty International. (2004). Myanmar – The Rohingya minority: Fundamental rights denied. London: Amnesty International.P:5-6
[15] https://apnews.com/547ffef101804bba8170cf044d122e51/Bangladesh-pointfinger-at-Myanmar-for-Rohingya-%E2%80%99genocide%E2%80%99 (Accessed August 17, 2020)
[16] http://jehanpakistan.pk/news-detail/اقوام-متحدہ-روہنگیا-مسلمانونکیلئے-محفوظ-علاقہ-تشکیل-دے-حسینہ-واجد (Accessed August 17, 2020)
[17] http://jehanpakistan.pk/news-detail/روہنگیا-مسلمانوں-کو-جبرا-میانمار-واپس-نہیں-بھیجیں-گے-بنگلہ-دیش (Accessed August 17, 2020)
[18] https://taasir.com/2019/12/بنگلہ-دیش-پر-روہنگیا-بچوں-کو-پڑھائی-سے-ر/ (Accessed August 18, 2020)
[19] https://urdu.millattimes.com/archives/60030 (Accessed August 18, 2020)
[20] https://www.trt.net.tr/urdu/jnwby-yshy/2017/09/11/lmy-brdry-rwhngy-mslmnwn-khy-nsl-khshy-bnd-khry-y-bnglh-dysh-804490 (Accessed August 18, 2020)
[21] https://mazameen.com/muslim-world/روہنگیا-مسلمانوں-کا-مسئلہ-اور-ہمارا-کر.html (Accessed August 19, 2020)
[22] http://urdu.alarabiya.net/ur/international/2017/09/08/سعودی-عرب-میں-مقیم-روہنگیا-مسلمانوں-کی-کہانی./html (Accessed August 19, 2020)
[23] http://dailyaghaz.com/story/126412 (Accessed August 20, 2020)
[24] https://www.spa.gov.sa/viewstory.php?lang=en&newsid=2045211 (Accessed August 20, 2020)
[25] https://www.urdunews.com/node/489356 (Accessed August 20, 2020)
[26] https://www.spa.gov.sa/viewstory.php?lang=en&newsid=2042011 (Accessed August 21, 2020)
[27] https://www.urdunews.com/node/462411 (Accessed August 21, 2020)

[28] https://www.nawaiwaqt.com.pk/26-Sep-2019/1065176 (Accessed August 21, 2020)
[29] http://www.fikrokhabar.com/ur/content-details/22442/news/shah-salman-news.html (Accessed August 22, 2020)
[30] http://urduleaks.com/27388 (Accessed August 22, 2020)
[31] https://www.urdunews.com/node/459896 (Accessed August 22, 2020)
[32] http://urdu.abbtakk.tv/سعودی-عرب-کا-روہنگیا-مسلمانوں-کیلئے-ڈی/ (Accessed August 22, 2020)
[33] https://jang.com.pk/news/371589 (Accessed August 24, 2020)
[34] https://www.humsub.com.pk/75921/jalal-uddin-mughal/ (Accessed August 24, 2020)
[35] http://www.taghribnews.com/ur/news/194422/حکومت-پاکستان-روہنگیا-مسلمانوں-کے-لیے-خصوصی-امداد (Accessed August 25, 2020)
[36] http://baadban.tv/2017/09/11/سینیٹر-طلحہ-محمود-امداد-ی-سامان-لیکر-رو/ (Accessed August 25, 2020)
[37] https://dailykhabrain.com.pk/2017/09/05/65035/ (Accessed August 25, 2020)
[38] https://dailykhabrain.com.pk/2017/09/05/65035/ (Accessed August 25, 2020)
[39] https://dailykhabrain.com.pk/2017/09/05/65035/ (Accessed August 26, 2020)
[40] https://www.humnews.pk/latest/229667/ (Accessed August 26, 2020)
[41] https://urdu.arynews.tv/96153/ (Accessed August 27, 2020)
[42] https://urdu.abbtakk.tv/pm-urges-oci-to-play-role-for-rohingya-muslims20092017/ (Accessed August 27, 2020)
[43] ALTSEAN Burma, Rohingya, asylum seekers and migrants from Burma: A human security priority for ASEAN. Bangkok: ALTSEAN-Burma.2009, P:3
[44] http://urdu.alarabiya.net/ur/international/2017/09/08/-ملائشیا-جانیں-بچا-کر-آنے-والے-روہنگیا-مسلمانوں-کو-پناہ-دینے-کو-تیار.html (Accessed August 28, 2020)
[45] http://jehanpakistan.pk/news-detail/روہنگیا-مسلمانوں-کیخلاف-جاری-تشدد-کا-خاتمہ-اولین-ترجیح-ہے-انتونیو-گوٹیرس (Accessed August 29, 2020)
[46] http://jehanpakistan.pk/news-detail/روہنگیا-سے-بدترحالت-کسی-کی-نہیں-دیکھی-عالمی-ادارہ (Accessed August 29, 2020)
[47] https://www.okaz.com.sa/urdu/na/1572226 (Accessed August 29, 2020)
[48] https://www.theguardian.com/world/2018/aug/27/myanmars-military-accused-of-genocide-by-damning-un-report (Accessed August 30, 2020)
[49] https://www.okaz.com.sa/urdu/na/1570928 (Accessed August 30, 2020)
[50] https://urdu.sahartv.ir/news/annalys-i340141 (Accessed August 31, 2020)
[51] https://urdu.sahartv.ir/news/islamic_world-i338772 (Accessed August 31, 2020)
[52] https://www.hrw.org/ur/news/2020/01/23/338154 (Accessed August 31, 2020)
[53] https://www.sbs.com.au/news/french-president-labels-attacks-on-rohingya-minority-as-genocide (Accessed August 31, 2020)
[54] https://www.bbc.com/news/world-asia-42094060 (Accessed August 31, 2020)
[55] https://www.mukaalma.com/7823/ (Accessed August 31, 2020)
[56] https://myanmarcrimes.com/duterte-cites-genocide-in-myanmar-says-phl-will-take-rohingya-refugees/ (Accessed August 31, 2020)

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.